فرمان نمبر125

فرمان مبارک

نیروبی 6-10-1905

حق مولانا دھنی سلامت داتار سرکار آقا سلطان محمد شاہ حاضر امام نے فرمایا:

"انسان جب تک اس دنیا میں ہے تب تک اسکول میں زیر تعلیم طالب علم کی مانند ہے۔ اسکول میں پڑھنے والے بچے ہمیشہ اپنی تعلیم جاری رکھتے ہیں اور اسکول میں جو کچھ سکھایا جاتا ہے اُس کی تعلیم لیتے ہیں۔ اسی طرح انسان جب تک اس دنیا میں جی رہا ہے اُس وقت تک سیکھتے سیکھتے ہوشیار عاقل، عالم اور باہمت بنتا ہے۔

جو لڑکا بچپن (ہی) سے کاہلی کر کے اپنا سبق اچھی طرح یاد نہیں کرتا وہ امتحان میں کامیاب نہیں ہوتا اور گدھے کی مانند رہ جاتا ہے۔

انسان ہمیشہ تعلیم لیتا رہے تو مرنے کے بعد آخرت کے امتحان میں کامیاب ہو۔

دنیا میں کون کون سے اسباق سیکھنے چاہیئے۔ پہلا سبق تو پاکیزگی کا سبق ہے یعنی تمام معاملات میں پاک اور صاف ہونا اگر اس پاکیزگی کے درس کو دنیا میں اچھی طرح یاد کیا ہوگا تو انشاء اللہ مرنے کے بعد جب تمہارا امتحان لیا جائے گا تو اُس وقت کامیاب ہو گے۔

مرنے کے بعد آخرت کے امتحان میں کامیاب ہونے کیلئے چار اسباق یاد کرنے کی ضرورت ہے۔ وہ چار اسباق اس طرح ہیں۔

۱۔ تمہارا ایمان پاک ہونا چاہیئے۔

۲۔ تمہارے اعمال پاک ہونے چاہیئے۔

۳۔ تمہاری آنکھیں پاک ہونی چاہیئے۔

۴۔ تمہارے ہاتھ پاک ہونے چاہیئے۔

ا۔ اب ایمان اس طرح پاک ہونا چاہیئے کہ تمہاراروح عقل اور عشق سے پاک ہو تب تمہاراایمان پاک ہوا کہلائے گا۔ اگر ایمان پاک ہو تو یوں سمجھا جائے گا کہ تم پہلے سبق میں کامیاب ہوئے۔ ایمان کی بنیاد عشق پر ہے۔ اگر عشق مکمل ہو تو ایمان روح کے ساتھ ایک ہو جاتا ہے۔

۲۔ پاک اعمال سے کیا مراد ہے ؟اور وہ کس طرح پاک رہیں ؟اعمال پاک رکھنے کیلئے ہمیشہ یادگیری رکھنی چاہیئے۔ یہ یادگیری رکھنے کا کام بہت کٹھن ہے کیونکہ شیطان انسان کو ہمیشہ فریب دیتا ہے۔ شیطان دن رات تمہارے پاس تیار ہی بیٹھا ہے صرف حقیقی مومن ہی اُس کے فریب سے بچتا ہے۔

جس طرح ایک شخص سفر میں ہو اور اُس کے پاس مال ہو تو وہ مال لٹ نہ جائے تو اس لئے اُسے نیند بھی نہیں آتی کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ اگر میں سو جاؤں گا تو چور آکر میرا مال لوٹ لے گا۔ اتنا ہی نہیں بلکہ شاید مجھے مار بھی ڈالے اسی طرح حقیقی مومن دن اور رات ایسا خیال رکھتا ہے کہ میرے اعمال پاک رہیں تو بہتر ہے۔ اور شیطان مجھے فریب نہ دے تو بہتر ہے۔ اسی طرح حقیقی مومن شیطان سے ڈرتا رہتا ہے۔ شیطان کو وہ اپنا دشمن سمجھتا ہے۔

۴۔۳) تمہاری آنکھیں ہاتھ اور زبان بھی ہمیشہ پاک رہنے چاہیئے جس انسان کی آنکھیں پاک نہیں ہوگی اُسے عظیم گناہ ہے۔ آنکھیں پاک رکھنے کا کام بہت ہی مشکل ہے۔ پرائی عورت یا پرائے مال پر بد نظر کروگے تو اُس میں تمہارے لئے گناہ ہے۔

پرائے مال یا پرائی عورت کیلئے تمہارے دل میں اگر ذرہ برابر بھی بد خیال آئیگا تو بھی تمہارے حق میں بہت نقصان دہ ہے۔ اس کام میں انسان کا گوشت کھانے جیسا سنگین گناہ ہوتا ہیں۔ جن کی آنکھیں پاک ہیں اُن کے لئے آسان ہے ان سے کوئی بھی گناہ نہیں ہو سکے گا۔

جس انسان کی زبان، ہاتھ اور پیر پاک نہیں اُس کے لئے بہت مشکل ہے۔ زبان پاک رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ کسی بھی وقت کسی مومن یا دوسرے کی غیبت یا بدگوئی نہیں کرنی چاہئے۔ اس طرح تمہاری زبان پاک رکھو۔ اگر کبھی کسی مومن میں کسی قسم کا عیب نظر آئے تو اس کا فیصلہ کر کے اپنی زبان سے اس کے عیب کو ظاہر نہ کرنا۔ کسی بھی شخص یا مومن کا فیصلہ کرنا تمہارا کام نہیں۔

خداوند تعالی بھی انسانوں کے عیب پر پردہ ڈالتا ہے تو تمہیں بھی اپنی زبان سے کسی کا عیب ظاہر نہیں کرنا چاہئے۔ اس طرح اپنی زبان پاک رکھو۔ اپنے ہاتھ کو خراب کام کرنے سے روکو۔ اسی طرح تمہیں ہر ایک کام میں پاک ہونا چاہئے۔

اپنے بچوں کو بچپن سے اچھے کام کرنے کی عادت ڈالنی چاہئے وہ اس طرح کہ گھوڑ سوار جب گھوڑے پر سوار ہوتا ہے اُس وقت لگام ہاتھ میں رکھتا ہے اور جس طرف گھوڑے کو موڑنا چاہتا ہو اس طرف موڑتا ہے۔ اسی طرح انسان اپنے روح پر مختار ہے لہذا جس راستے پر اُسے لے جانا چاہیئے اس راستے پر لے جا سکتا ہے۔ نفس پر تم سوار نہیں ہو گے اور تمہارے دل کو گناہ کے کام سے نہیں روکو گے تو شیطان تم پر مختار ہو جائے گا اور تمہارے دل کو گناہ کے کام کرنے کے لئے للچائے گا۔ شیطان تمہیں غلام بنائے گا۔ اگر شیطان کو اپنے دل میں جگہ دو گے تو وہ تم پر سوار ہو جائے

گا۔

اپنے بچوں کو بچپن سے ایسی عادت ڈالو کہ وہ شیطان کے تابع نہ ہو اور خراب کام کرنے سے باز رہیں۔ جس انسان کے اعمال بُرے ہوں اس سے تم دور رہنا جس طرح ایک مسافر مال کے ساتھ سفر کررہا ہو وہ چور سے ڈرتا ہے اور چوکنا رہتا ہے اسی طرح تم بھی شیطان سے ڈر کر دور رہنا۔

انسان کے جسم میں روح ہے اسے جیسی عادت ڈالو گے ویسی عادت اپنائے گا۔ جس طرح انسان جسم کی ورزش کرتا ہے تب ورزشی کہلاتا ہے۔ وہ ورزشی بننے کیلئے بچپن ہی سے اپنے جسم کو مختلف طریقوں سے تکلیف دیتا ہے اور اس طرح رفتہ رفتہ ورزش کرنے کی عادت ڈالتا ہے۔ اپنے جسم کو مختلف طریقوں سے لچک دینے کی عادت ڈالنے کیلئے وہ تکلیف برداشت کرتا ہے جب اُسے اچھی طرح عادت ہو جاتی ہے تب وہ نہایت آسانی سے ورزش کرسکتا ہے۔ بالآخر اس میں اتنی قوت آجاتی ہے کہ وہ روپے کے سکے کو ہاتھ سے ٹکڑے ٹکڑے کرسکتا ہے۔

تمہارے روح کے متعلق بھی ایسا ہی ہے۔ اپنے روح کو بھی ایسی عادت ڈالو کہ ہمیشہ خوبی کے نیک کام کرے جب روح کو ثواب کے کام کرنے کی عادت ہو گی اس وقت تمہارا روح پہلوان کی طرح ہو جائے گا اور فرشتے جیسا بن جائے گا بلکہ فرشتے سے بھی بلند مرتبے پر پہنچے گا اور اُس کے بعد تم خود معجزے کرسکو گے۔

ہم تمہیں دعا کرتے ہیں تم اپنے روح کو ایسی ورزش دو کہ وہ معجزے کرسکے اور تم اپنی اصلیت کو پہچان سکو۔ تمہارے روح کو نیک کام کرنے کی عادت ڈالو۔ تم روح کو جیسی عادت ڈالو گے ویسی عادت وہ اپنالے گا۔ تمہارے روح کو پاک کام کرنے کی

عادت ڈالو گے تو رفتہ رفتہ تمہارے جسم سے حیوانیت نکل جائے گی اور بالآخر مرنے سے پہلے تمہارا روح فرشتے جیسا ہو جائے گا۔

اگر تمہاری عادت دغابازی یا بُرے کام کرنے کی ہو گی تو تم میں اور حیوان میں کیا فرق ہے؟ اگر تمہاری عادت ایسے بُرے کام کرنے کی ہو گی تو تمہارا دل رفتہ رفتہ شیر وغیرہ جنگلی جانور جیسا بن جائے گا۔ اس کی وضاحت یہ ہے کہ چیتا اور دوسرے گوشت خور جانور جسے دیکھتے ہیں اُسے پکڑ کر فوراً اپنا شکار کر لیتے ہیں اُس کا خون پی جاتے ہیں اور اُس کا گوشت کھا جاتے ہیں۔

اس طرح جس انسان کا دل پاک نہیں ہو گا اور جانور کی طرح ناپاک ہو گا تو وہ بھی چیتے کی طرح پرائے مال اور پرائی عورت کے لئے بد خیال کرے گا اور گناہ کے کام کرے گا۔ انسان کی بُری حالت کی وجہ سے اُس کا دل بھی بُرا اور حیوان کی طرح بن جائے گا تب تم انسان اور حیوان کے درمیان کیا فرق باقی رہا۔

جس راستے سے انسان فرشتہ بن سکتا ہے اُس راستے پر تم ہو مگر اُس راستے میں بڑی دشواری ہے لیکن عادت ڈالنے سے وہ راستہ بہت ہی آسان ہو جاتا ہے۔

تمہیں ہمیشہ نیک کام کرنے اور سچ بولنے کی عادت اپنانی چاہیئے۔ روز بروز زیادہ سے زیادہ نیک اور سچا بننے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اگر تم یہ چاہو کہ ہم ابھی اور اسی وقت نیک بن جائیں تو ایسا ہو نہیں سکتا کیونکہ تمہیں بُرے کام کرنے کی عادت ہو گئی ہے۔ کوئی شخص پانچ، دس یا بیس سال تک ورزش کرنے کی عادت جاری رکھے تب اُس کے ہاتھ اور جسم میں قوت آتی ہے اسی طرح جب تمہارے اعمال نیک ہوں گے اور جب تمہارے ہاتھ، دل اور ایمان پاک ہو گا تب ہی تم فرشتہ بن سکو گے۔

انسان جب تک دنیا میں زندہ ہے تب تک نور کا پانی اُس کے ہاتھ میں نہیں آسکتا کیونکہ خدانخواستہ بیس تیس یا چالیس سال بعد پھر وہ مغرور بن جائے اور گناہ کے ناپاک اعمال کرے تو وہ شیطان مثال بن جاتا ہے۔

مثال کے طور پر دیکھو! عزازیل (فرشتہ) اپنی بندگی سے ساتویں آسمان تک پہنچ گیا لیکن دین کے مغز کو وہ نہ سمجھا اُس نے خدا کا فرمان نہ مانا اس لئے شیطان بن کر زمین پر آگرا۔ تم بھی جب تک دنیا میں ہو اُس وقت تک کبھی بھی مغرور نہ ہونا۔ ذرہ برابر بھی ناپاکی کے کام نہ کرنا۔

جس طرح ڈاکٹر مریض کی نبض دیکھتا ہے کہ اس مریض کو بخار ہے یا نہیں؟ اسی طرح تم اپنے ڈاکٹر بن کر اپنے دل کی نبض دیکھو۔ تم تفتیش کرو کہ کیا میں نے نافرمانی کا کام کیا ہے یا نہیں؟ کیا میرا دل کسی سے حسد کرتا ہے یا نہیں؟ کیا میرے دل میں بُرے شیطانی خیالات پیدا ہوتے ہیں یا نہیں؟ کیا میں کسی سے دشمنی رکھتا ہوں یا نہیں؟ کیا کسی کے ساتھ دغابازی کرتا ہوں یا نہیں؟ اس طرح اپنے دل کا جائزہ لو۔ اگر تم ایسے کام کرتے ہوں گے تو تمہارا روح یقیناً تمہیں اس کے متعلق گواہی دے گا۔

اگر تمہارا دل تمہیں گواہی دے کہ تم گلہ غیب کرتے ہو، کسی کے ساتھ دغابازی کرتے ہو، جھوٹ بولتے ہو تو اپنے دل کو ایسے بُرے کام کرنے سے باز رکھنا جس شخص کے ساتھ تم نے دغابازی کی ہو، جس کی غیبت کی ہو، جس کے متعلق بُرا کہا ہو اُس شخص کے پاس تم فوراً جاؤ وہ شخص جماعت خانہ میں یا کسی اور جگہ پر ہو وہاں جا کر عاجزی اور فراخ دلی سے دغابازی، دشمنی یا جس قسم کا گناہ تم نے کیا ہو اُس کا اقرار کر کے اس سے معافی مانگو۔ صاف دل سے معافی مانگ کر ایک دل ہو جاؤ اور اس کے

بعد اس کی ساتھ ایسا گناہ نہ کرنا۔ اس طرح ایک دوسرے سے گناہ کی مافی مانگنے اور ایک دل کرنے کی تم کو عادت ہو جائے گی تو تمہیں کسی بھی قسم کا نقصان نہیں ہو گا۔

جس طرح ایک تیراک دریا میں تیر تا جاتا ہو اور دریا کی موجیں اُسے دھکیل کر دوسری جانب لے جاتی ہوں۔ اُسے جس طرف جانا ہو پانی کی موجیں اُسے اُس کی مخالف سمت میں لے جاتی ہوں تو وہ کچھ دُور تک پانی میں کھنچتا چلا جائے گا لیکن اگر وہ تیراک ہوشیار ہو تو بالآخر پار اُتر جاتا ہے۔

اسی طرح یہ دنیا سمندر کی مثال ہے۔ جس انسان کا ایمان اور عشق سچا ہو گا پھر بھی جس طرح ماہر تیراک کو دریا کی موجوں کی مزاحمتوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے اسی طرح اُسے بھی مشکلات تو آئے گی لیکن وہ تدبیر کر کے خشک زمین پر پہنچ جائے گا۔

تم تمہارا خشک راستہ ڈھونڈو۔ تمہیں خشک راستے پر جانا ہو تو تمہارے روح کو پاک کرو اور ہر روز تمہارے روح کو سچے راستے پر چلاؤ۔ اس طرح تمہیں خشک راستہ ہاتھ لگے گا۔ تمہارا خشک راستہ ساتویں آسمان پر ہے۔ جب تم وہاں پہنچو گے تب تمہیں خشک زمین ملے گی اور تمہارا دل بھی تمہیں گواہی دے گا۔ وہاں جانے کیلئے آسان راستہ نہیں ہے۔ بہت ہی مشکل راستہ ہے۔ وہاں پہنچنے کے لئے چار چیزیں پاک ہونی چاہئے اگر تمہاری یہ چار چیزیں پاک ہوں گی تو تم وہاں جلدی پہنچ جاؤ گے۔

۱۔ تمہارا ایمان

۲۔ تمہاری آنکھ

۳۔ تمہارا دل

۴۔ تمہارے اعمال

ان چار چیزوں کو پاک رکھنے کیلئے انسان کو دنیا میں جس طرح چلنے کی ضرورت ہے اس کی مثال یہ ہے کہ جس طرح بارش میں راستے پر چلتے ہوئے جسم بھیگ نہ جائے اس لئے تم لمبے کوٹ یا چھتری سے اپنا بچاؤ کرتے ہو تاکہ تم بیمار نہ ہو جاؤ اور تمہارا جسم سلامت رہے اگر تم ایسا کوٹ نہ پہنو اور ایسی چھتری نہ لو تو بارش کے پانی سے تم بیمار ہو جاؤ گے۔

اسی طرح اس دنیا نما سمندر میں سے ساتویں آسمان کی خشک زمین پر پہنچنے کیلئے' راستے میں جو سڑک ہے' اس پر شیطان کئی قسم کی بارش برساتا ہے۔ فتنہ' دشمنی' جھوٹ بولنا وغیرہ ہزاروں قسم کی بارش اس راستے پر برساتا ہے اور مومن کو خشک زمین پر پہنچنے نہیں دیتا۔ شیطان پہلے یہ خیال کرتا ہے کہ اس انسان کو جس قسم کے گناہ کرنے کی عادت ہو اُس کے مطابق اُس راستے سے اُس کو فریب دوں تاکہ وہ جلدی میرے تابع ہو جائے۔ کسی شخص کو بَد نظر کرنے کی عادت ہو تو شیطان اُس پر بَد نظر کرنے کی بارش برساتا ہے۔ جس کی فتنہ کرنے کی عادت ہو اُسے اسی راستے سے فریب دیتا ہے۔ جس کی تکبر اور غیبت کرنے کی عادت ہو گی اُسے اسی راستے سے لالچ دے گا۔ اسی طرح شیطان پہلے انسان کا جائزہ لے کر اُسے ہزاروں طرح سے فریب دے گا اور گرفتار کرے گا۔ لیکن جس طرح انسان بارش سے اپنے جسم کی حفاظت کے لئے کوٹ پہنتا ہے اور چھتری لیتا ہے اسی طرح جس انسان کا دل یعنی روح پاک ہو' جسے گناہ کے کام کرنے کی عادت نہ ہو وہی انسان شیطان کی فریب نما بارش سے بچ سکتا ہے۔

جس مومن کی یہ خواہش ہو کہ دن رات خدا کو راضی کروں اور شیطان کے تابع نہ ہو

جاؤں تو اُس کا اولین فرض یہ ہے کہ جو مومن ہو اُس کے دل کو راضی کرے۔
ایک شخص کا ایمان خواہ کتنا ہی مضبوط ہوگا پھر بھی اگر وہ کسی مومن کو دکھ پہنچائے گا تو وہ ہمیں دُکھ پہنچانے کے مترادف ہوگا۔ مومن کو دیا جانے والا دُکھ ہمارے کلیجے میں تیر کی طرح لگتا ہے۔
ہمارے پاک مومن کو ہم اپنی آنکھوں میں رکھتے ہیں ایسے مومن کو جو دُکھ دے گا اُس نے گویا ہماری آنکھوں کو دُکھ دیا۔
ہم تمہارے باپ ہیں۔ تم ہماری اولاد ہو۔ تو خیال کرو کہ کیا ایسا بھی کوئی بیٹا ہوگا جو اپنے باپ کو دُکھ دینا چاہے ؟ کسی کے دو بیٹے آپس میں لڑائی کریں تو اس کا دُکھ ان کے باپ کو ہوتا ہے یہ ایک دنیاوی مثال ہے دین کے کام میں بھی ایسا ہی ہے۔ ہم تمہارے روحانی باپ ہیں اور دنیاوی باپ کی نسبت تم سے دس گنا زیادہ قریب ہیں اس لئے کسی بھی مومن کو دکھ دو گے تو وہ دُکھ تم نے ہم کو دیا۔ ایسا ہی سمجھنا۔
بظاہر تم ہم سے بہت دور ہو اس لئے تمہیں کئی باتوں کا ڈر رکھنا چاہئے۔ ہم نے تمہیں فرمایا ہے کہ تم سمندر سے نکل کر میٹھے پانی کے دریا میں آئی ہوئی مچھلی کی طرح ہو۔ تمہیں دُگنی احتیاط کی ضرورت ہے۔ خدانخواستہ شیطان تمہارے پاس آکر تمہیں فریب دے ایسا مت ہونے دینا۔ تم اس طرح مت چلنا کہ شیطان تم پر آتش کی بارش برسائے۔ شیطان آتش کی بارش برسائے تو اُس پر پانی کی ضرورت پڑتی ہے۔ پانی خداوند خود ہے۔
ہم بظاہر تم سے بہت دور ہوتے ہیں۔ اگر شیطان تم پر کسی قسم کی فتنہ نما آتش برسائے تو اُسے بجھانے کے لئے ہمارا تار یا تعلیقہ جلد پہنچ نہیں سکتا۔ لہذا اگر تم میں کوئی فتنہ

پیدا ہو تو تم محنت کر کے، آپس میں ایک دل ہو کر فتنہ کو دور کرنا۔ جہاں تک ہو سکے لڑائی فتنہ پیدا ہی نہ ہونے دینا۔ اس طرح احتیاط سے اور بہت ڈر کر چلنا۔

تم جانتے ہو کہ افریقہ میں ڈوڈو نام کا ایک قسم کا باریک کیڑا ہوتا ہے۔ جو پیر میں داخل ہو جاتا ہے۔ ابتدا میں تو اس سے کوئی درد نہیں ہوتا لیکن جب وہ کیڑا خون پی کر بڑا ہو جاتا ہے تب اُسے باہر نکالنا بہت مشکل ہو جاتا ہے اور اُسنے بہت تکلیف ہوتی ہے اور بالآخر اُس کا پیر سڑ جاتا ہے اور پیر کاٹنے کے سوا اور کوئی علاج نہیں رہتا۔ جب پیر کاٹ دیا جاتا ہے تب مریض کو آرام ہوتا ہے۔ لیکن یہ ڈوڈو جونہی پیر میں داخل ہو اور خارش ہونے لگے اُسی وقت کسی سوئی یا اور کسی چیز سے اسے نکال دیا جائے تو اس وقت آسانی سے باہر نکل جاتا ہے اور انسان کو کوئی نقصان نہیں ہوتا۔

اسی طرح خدانخواستہ تمہاری جماعت میں ڈوڈو داخل ہو جائے یعنی کسی قسم کا فتنہ پیدا ہو جائے تو فوراً اُسے روک دینا اور جلدی سے ایک دلی اور صلح کر لینا۔ فتنہ فساد کو باہر نکال دینا۔ نیز اپنے دل میں حسد بالکل نہیں رکھنا۔ حسد سے بہت ڈرنا چاہیے۔

بُرے خیالات اور بُرے کام کو اپنے دل کے قریب بھی نہ آنے دینا۔ خدانخواستہ کسی بھی قسم کی خرابی پیدا ہو جائے تو اُسے جلدی ختم کر دینا وہ اس طرح کہ تم آپس میں محبت واخلاص سے پنجہ لے کر معافی مانگ کر حسد کو دور کر دینا۔

اگر تم نے کسی کی غیبت کی ہو تو فوراً اس کے روبرو جا کر اپنے گناہ کا اقرار کرنا اور اُس سے التجا کرنا کہ وہ تمہیں معاف کر دے مومن کی شناخت یہی ہے ایسا کرنے سے وہ تمہیں ضرور معاف کر دے گا۔

اس کی بعد حاضر امام نے اپنے چشم مبارک میں آنسوؤں کے ساتھ فرمایا:۔

ہمارا ایک کام کرو گے تو ہم تم پر بہت خوش ہوں گے۔ وہ کام یہ ہے کہ ہندوستان میں کئی مومنین دکھی ہیں۔ جب ہم اُن کے دکھ سن کر یاد کرتے ہیں تب ہماری آنکھوں میں پانی بھر آتا ہے۔ ایسے دکھی مومنین کو تمہاری طرف بھیجنے کیلئے ہم سوچتے ہیں۔ وہ مومن خوجے نہیں ہیں مگر تمہارے دین بھائی مومن ہیں۔ حضرت امام حسینؑ پر آخری لمحے جیسی تکلیف پڑی تھی ایسی تکلیف دن رات اُن پر پڑتی ہیں۔ وہ لوگ اگر یہاں آئیں تو اُنہیں تم پیسوں کی امداد نہیں کرنا اگر پیسوں کی امداد کرو گے تو وہ پیسے کھا کر بے فکر ہو جائیں گے۔ تم انہیں اتنی مدد کرو کہ وہ دن رات محنت کر سکیں۔ اُن کے لئے تم حکومت کے ساتھ ملکر ایسا انتظام کرو کہ سرکار انہیں زمین کاشت کرنے کیلئے دے۔ اگر سرکار زمین دے تو وہ زمین کاشت کر کے کمائیں گے اور سکھ سے آرام سے رہیں گے۔ انہیں کھانے کیلئے روٹی ملے گی تو وہ دغابازی نہیں کریں گے اور جھوٹ نہیں بولیں گے۔

وہ دسوند پوری دیں گے۔ اُن کا ایمان سلامت رہے گا۔ وہ عبادت کریں گے اُس سے تمہیں فائدہ ملے گا۔ تم محنت کر کے انہیں زمین دلواؤ گے تو اس کا عوض تمہیں ملنا ہی چاہیئے اور وہ تمہیں ملے گا اتنی زحمت اُٹھا کر انتظام کروا دو گے تو تمہاری دسوند ہم قبول کریں گے اور تم سے جو گناہ ہوئے ہیں وہ معاف کریں گے۔ تم اس کام میں مشغول رہنا۔ لیکن اگر وہ لوگ یہاں آئیں پھر تم مدد نہ کرو تو وہ بُرا کام ہو گا۔ جب سرکار زمین دے تب ہمیں بتانا تو ہم اپنے خرچ پر مومن مریدوں کو ممباسہ تک بھیج دیں گے۔